بسم الله الرحمن الرحیم

السوال: (۱): اگر کسی نے کسی مسلمان کو قتل کرنے کی قسم کھائی تو اس کا کفارہ اس پر کب واجب ہوگا؟ فوراً ارادہ ملتوی کر کے ادا کرنا ہوگا یا موت تک انتظار کرنا ہوگا اور وصیت کرنی ہوگی؟

(۲): اس قسم کو توڑنے کا طریقہ اور حانث کیسے ہونا پڑے گا؟

الجواب باسم ملهم الصواب:

قرآن کریم میں کسی مسلمان کو عمداً قتل کرنے پر سخت وعید نازل ہوئی ہے، وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا. (النساء: ۹۳) لہذا ایسے فعل سے اور ایسے فعل کی قسم کھانے سے بچنا چاہئے۔

صورت مسؤولہ میں قتل کا ارادہ فوراً ملتوی کردے اور فوراً توبہ واستغفار کرے۔ اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: من حلف على يمين، فرأى غيرها خيرا منها، فليأت الذى هو خير وليكفر عن يمينه. (صحیح مسلم، رقم: ۱۶۵۰) یعنی جو شخص قسم کھائے پھر اس کے خلاف چیز کو اس سے بہتر دیکھے تو بہتر کو کرلے اور قسم کا کفارہ ادا کردے۔

لیکن چونکہ قتل کو مطلق رکھا ہے مقید نہیں کیا لہذا موت کے وقت وہ حانث ہوگا اور کفارہ کی وصیت کرنا لازم ہے۔

ملاحظہ ہو در مختار میں ہے (۷۲۸/۳):

(وَمَنْ حَلَفَ عَلَى مَعْصِيَةٍ كَعَدَمِ الْكَلَامِ مَعَ أَبَوَيْهِ أَوْ قَتْلِ فُلَانٍ) وَإِنَّمَا قَالَ (الْيَوْمَ) لِأَنَّ وُجُوبَ الْحِنْثِ لَا يَتَأَتَّى إلَّا فِي الْيَمِينِ الْمُؤَقَّتَةِ. أَمَّا الْمُطْلَقَةُ فَحِنْثُهُ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ، فَيُوصَى بِالْكَفَّارَةِ بِمَوْتِ الْحَالِفِ وَيُكَفِّرُ عَنْ يَمِينِهِ بِهَلَاكِ الْمَحْلُوفِ عَلَيْهِ غَايَةٌ (وَجَبَ الْحِنْثُ وَالتَّكْفِيرُ) لِأَنَّهُ أَهْوَنُ الْأَمْرَيْنِ.

وفي الهداية في شرح بداية المبتدي (۳۲۰/۲):

ومن حلف على معصية مثل أن لا يصلي أو لا يكلم أباه أو ليقتلن فلانا ينبغي أن يحنث نفسه ويكفر عن يمينه لقوله عليه الصلاة والسلام: "من حلف على يمين ورأى غيرها خيرا منها فليأت بالذي هو خير ثم ليكفر عن يمينه"

بدائع الصنائع میں ہے (۱۷/۳):

وَإِنْ كَانَ عَلَى تَرْكِ الْوَاجِبِ أَوْ عَلَى فِعْلِ مَعْصِيَةٍ بِأَنْ قَالَ وَاللَّهِ لَا أُصَلِّي صَلَاةَ الْفَرْضِ أَوْ لَا أَصُومُ رَمَضَانَ أَوْ قَالَ وَاللَّهِ لَأَشْرَبَنَّ الْخَمْرَ أَوْ لَأَزْنِيَنَّ أَوْ لَأَقْتُلَنَّ فُلَانًا أَوْ لَا أُكَلِّمُ وَالِدِي وَنَحْوَ ذَلِكَ فَإِنَّهُ يَجِبُ عَلَيْهِ لِلْحَالِ الْكَفَّارَةُ بِالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ.

در مختار کی عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ زندگی کے آخری لمحہ میں اپنی قسم میں حانث ہوگا اور حنفیہ کے نزدیک حانث ہونے سے پہلے کفارہ ادا کرنا درست نہیں۔ ملاحظہ ہو کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعہ میں ہے:

الحنفية: قالوا لا يصح اخراج كفارة اليمين قبل الحنث مطلقا سواء أكانت بالصوم أم بغيره من الأنواع الثلاثة: الإطعام و الكسوة و العتق لأنه سبب الكفارة هو الحنث عندهم. و لايصح تقديم الشيئ على سببه.(۶۸/۲)

قاموس الفقہ میں ہے:

کفارہ کی ادائگی کے سلسلہ میں اس بابت اختلاف ہے کہ حانث ہونے سے پہلے ہی کفارہ ادا کر دینا کافی ہے یا نہیں ؟ حنفیہ کے نزدیک پہلے کفارہ ادا کرنا درست نہیں، اگر حانث ہونے سے پہلے ہی کفارہ ادا کر دیا تو یہ کافی نہیں ہوگا، اسلئے کہ کفارہ کا سبب حانث ہونا ہے تو جب تک کسی چیز کے واجب ہونے کا سبب ہی نہ پایا جائے اس کی ادائگی کیونکر درست ہو سکتی ہے۔(۳۶۰/۵) واللہ تعالی أعلم بالصواب

الجواب صحیح
رضاء الحق عفا اللہ عنہ

راقم: یونس بن محمد الفلاحی

۱۴/جمادی الاولی ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۰/~~دسمبر~~ جنوری ۲۰۲۰ء

دار العلوم زکریا
دار الافتاء
لینیشیا ۔ جنوبی افریقہ